Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۰/۷۵ | بدھ ۱۹ جمادی الثانی ۱۴۱۰ھ، ۱۷ صلح ۱۳۶۹ ہش، ۱۷ جنوری ۱۹۹۰ء | نمبر ۱۵

۱۹۸۹ء کا سال بیعتوں کے لحاظ سے

"یہ وہ سال ہے کہ جب بیعتوں کے لحاظ سے بھی اس کثرت سے لوگوں کو جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائی ہے کہ جب آپ اس کا گراف دیکھیں تو آپ حیران رہ جائیں گے یوں لگتا ہے جیسے ایک بلند ہوتی ہوئی سڑک پر اچانک مینار بنا دیا گیا ہو اور مینار کے ساتھ وہ سڑک اُٹھنی شروع ہو جائے"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ ۔ الفضل ۱۱ جنوری ۱۹۹۰ء صہ ۲)

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اس وقت دنیا میں خدا تعالےٰ کا وجود ثابت ہو رہا ہے۔ اگرچہ لوگ برائے نام خدا تعالیٰ کے قائل تھے مگر اصل بات یہ ہے کہ ایک قسم کی دہریت پھیل رہی تھی اور خدا تعالےٰ سے بکلی دُور جا پڑے ہیں۔ مگر اب وقت آگیا ہے کہ لوگ خدا تعالیٰ کو شناخت کریں۔ خدا تعالےٰ کے اوامر و نواہی کو توڑنا اس سے بڑھ کر خباثت کیا ہوگی۔ یہ تو اس کا مقابلہ ہے"

(ملفوظات جلد ہفتم صہ ۲۸)

"(ایمان لانیوالا) وہ ہے کہ جس کے دل میں محبت الٰہی نے عشق کے رنگ میں جڑ پکڑ لی ہو۔ اس نے فیصلہ کر لیا ہو کہ وہ ہر ایک تکلیف اور ذلت میں بھی خدا تعالےٰ کا ساتھ نہ چھوڑے گا۔ اب جس نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کب کسی کا کانشنس کہتا ہے کہ وہ ضائع ہوگا کیا کوئی رسول ضائع ہوا؟ دنیا ناخنوں تک اُن کو ضائع کرنے کی کوشش کرتی ہے لیکن وہ ضائع نہیں ہوتے۔ جو خدا تعالیٰ کے لئے ذلیل ہو وہی انجام کار عزّت و جلال کا تخت نشیں ہوگا۔ ایک ابوبکرؓ کو دیکھو جس نے سب سے پہلے ذلّت قبول کی اور سب سے پہلے تخت نشین ہوا۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ پہلے کچھ نہ کچھ دُکھ اُٹھانا پڑتا ہے کسی نے سچ کہا ہے ؎

عشق اوّل سرکش و خونی بود
تا گریزد ھر کہ بیرونی بود

عشق الٰہی بے شک اوّل سرکش و خونی ہوتا ہے تاکہ نااہل دور ہو جاوے۔ عاشقانِ خدا تکالیف میں ڈالے جاتے ہیں۔ قسم قسم کے مالی اور جسمانی مصائب اٹھاتے ہیں اور اس سے غرض یہ ہوتی ہے کہ ان کے دل پہچانے جاویں۔ خدا تعالیٰ نے یہ امر مقرر کر دیا ہے کہ جب تک کوئی پہلے دوزخ پر راضی نہ ہو جاوے بہشت میں نہیں جاتا۔ بہشت دیکھنا اسی کو نصیب ہوتا ہے جو پہلے دوزخ دیکھنے کو تیار ہوتا ہے۔ دوزخ سے مُراد آئندہ دوزخ نہیں بلکہ اس دنیا میں مصائب شدائد کا نظارہ مراد ہے"

(ملفوظات جلد ہفتم صہ ۴۰ - ۴۱)

○ مکرم مولانا ابو المنیر نور الحق صاحب ربوہ کے صاحبزادے مکرم شمس الحق صاحب (حال جرمنی) کا نکاح عزیزہ ثریا رشید صاحبہ بنت مکرم رشید احمد خان صاحب لاہور کے ساتھ بعوض پندرہ ہزار روپے حق مہر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے بیت المبارک میں مورخہ ۱۲ جنوری ۱۹۹۰ء بعد نماز عصر پڑھا۔

○ مکرم چوہدری محمد اکرم صاحب ولد چوہدری عنایت اللہ صاحب دارالیمن وسطی ربوہ کا نکاح عزیزہ امتہ المصور صاحبہ بنت مکرم عبد المجید صاحب صدر جماعت احمدیہ چک ۱۰۹ گ ب کے ساتھ مورخہ ۲۹ دسمبر ۸۹ء بروز جمعۃ المبارک بیت المبارک ربوہ میں بعد نماز عصر مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔

احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالےٰ یہ رشتے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

○ نہایت افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ سلسلہ کے ایک نامور بزرگ حضرت چوہدری رحمت خاں صاحب (اللہ تعالےٰ آپ سے راضی ہو) جنہیں بطور امام بیت الفضل لندن خدمت کی سعادت نصیب ہوئی کی اہلیہ محترمہ حیات بی بی صاحبہ مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۹۰ء کو بعمر ۹۰ سال صبح ½۵ بجے لاہور میں وفات پا گئیں۔ اگلے روز بعد نماز عشاء بیت المبارک میں مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد آپ نے ہی دُعا کروائی۔ نہایت نیک، پارسا اور دُعا گو خاتون تھیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے

قرب الٰہی کے حصول کیلئے عاجزانہ راہیں اختیار کریں

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو

"ہماری کتب میں ایک واقعہ حضرت ابو یزید بسطامیؒ کے متعلق آتا ہے اس سے ہمیں بڑا اچھا سبق ملتا ہے۔ حضرت ابو یزید بسطامیؒ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے نفس کو ہر تکلیف میں ڈالا اور دن اور رات خدا تعالیٰ کی عبادت میں گزارے اور یہ سلسلہ ۳۰ سال تک چلتا چلا گیا۔ ان تیس سالوں میں میں نے دن کی گھڑیوں کو بھی خدا تعالیٰ کی عبادت میں گزارا اور رات کو بھی اسی کیلئے قیام کیا۔ میں نے اس کی خاطر اپنے نفس کو ہر مشقت میں ڈالا۔ یعنی میں بہت ہی کم سویا اور بہت ہی کم خوراک استعمال کی اور ہر قسم کی ریاضت کی۔ لیکن ان تیس سال کی عبادت کے بعد ایک دن ایک وجود میرے سامنے آیا اور اس نے مجھے کہا۔ اے بویزید اللہ تعالےٰ کے خزانے عبادت سے بھرے پڑے ہیں۔ ان میں اگر تمہاری عبادت شامل نہ بھی ہو تب بھی ان میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ تم محض ان عبادتوں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے قرب اور اسکی رضا کو حاصل نہیں کر سکتے ... اگر تم اس تک پہنچنا چاہتے ہو تو تمہیں اپنے اندر عاجزی ذلت۔ تواضع اور اپنے آپ کو حقیر سمجھنے کی ذہنیت پیدا کرنی چاہئیے۔ تمہیں خدا تعالیٰ کے قرب اور اس کی رضا کے حصول کے لئے بہرحال یہ رستہ اختیار کرنا پڑے گا۔ اور پھر اپنے اعمال میں اخلاص پیدا کرنا ہوگا۔"

(خطبہ جمعہ ۲۱ جنوری ۱۹۶۶ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: ــــ آغا سیف اللہ ، پرنٹر: ــــ قاضی منیر احمد
مطبع: ــــ ضیاء الاسلام پریس ، ربوہ
مقامِ اشاعت: ــــ دارالنصر غربی ربوہ ، قیمت: ــــ ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۷ ، صلح ۱۳۶۹ ہش ۱۷ ، جنوری ۱۹۹۰ء

اخبارات پر حملے

گذشتہ دنوں اخبارات کے مالکان اور ان کے سٹاف نے اس بات پر شدید ردِ عمل کا اظہار کیا کہ اخبارات کے دفاتر پر حملے کئے جا رہے ہیں ، اور اس طرح خبر رسانی اور اظہارِ رائے کا گلا گھونٹا جا رہا ہے ۔ اخبارات نے اس سلسلہ میں بڑے بڑے اشتہارات اور اعلانات شائع کر کے عوام الناس کے ضمیر کو بھی بیدار کرنے کی کوشش کی گئی ۔

ہمارے خیال میں حملہ کرنے والے یا ان کے چند گنے چُنے ساتھیوں کے علاوہ ملک کے طول و عرض میں کوئی بھی ایسا شخص نہیں ہوگا جو اخبارات پر حملوں کی مذمت نہ کرتا ہو اور نہ دل سے اس کو ایک غیر معاشرتی فعل نہ سمجھتا ہو ۔ اخباریں خبر رسانی کا بھی ذریعہ ہیں اور ہمارے اظہار خیال کا بھی ، ہم ان میں اپنے خیالات کے اظہار کے لئے خط شائع کروا سکتے ہیں ، اور مضامین بھی ۔ ہم اپنی خبریں بھی اخبارات میں چھپوا سکتے ہیں ۔ اگر ہم یہ تین باتیں نہ کر سکیں تو ہمیں کتنی تکلیف ہوگی اور ہمارے معاملات اور خیالات کس طرح دَب کر رہ جائیں گے ۔

لیکن جب کسی معاملہ پر غور کرنا ہو لازم ہے کہ اس کے سب پہلوؤں کو مدنظر رکھا جائے ۔ اخبارات کی قسموں کو بھی زیر بحث لایا جائے اور حملہ کرنے کی مبینہ وجوہات کو بھی ، یہ یاد رکھنے والی بات ہے کہ کوئی اخبار خواہ کتنا ہی آزاد اور لبرل کیوں نہ ہو یہ ممکن نہیں کہ اسکے مالکان اور سٹاف کا کسی نہ کسی طرف جھکاؤ نہ ہو ۔ اور کچھ نہیں تو یہ تو ہو سکتا ہے اور ہونا بھی چاہیئے کہ وہ استحکامِ پاکستان کے حامی ہونگے اور اس لئے ایسے مضامین ، خبریں اور خطوط شائع نہیں کریں گے جو استحکامِ پاکستان کے خلاف ہوں ۔ بعض اخبارات ، پارٹیاں یا گروہ اپنے خیالات پھیلانے کے لئے جاری کئے جاتے ہیں وہ اگر اپنے صفحات ۔ یا ان کا کوئی حصہ ۔ کسی اور قسم کے خیالات اپنے خیالات کے خلاف اظہار رائے کیلئے وقف کر دیں تو ان کا مقصد حاصل نہ ہوگا ۔

حملہ کرنے والوں کی شکایات جائز بھی ہو سکتی ہیں اور ناجائز بھی ۔ اگرچہ شکایات جائز ہونے کے باوجود حملہ کرنا نہائت نادرست ہے ۔ یہ لوگ اپنی مرضی کے اخبارات میں اپنے خیالات شائع کروائیں ۔ اور اگر کسی اخبار سے انہیں شکایت ہو تو دیگر ذرائع استعمال کر کے اس اخبار کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کروائیں ۔ اور سب سے بہتر تو یہ ہے کہ اپنی پارٹی سے کہیں کہ وہ کسی خاص اخبار کو جس سے انہیں شکایت ہے خریدنا بند کر دیں ۔ احتجاج کی یہ بھی ایک صورت ہے ۔ باتیں تو اور بھی ہیں اور ان سب باتوں کا یہاں احاطہ ممکن نہیں ۔ لیکن یہ بات ضرور دہرانی چاہیں گے کہ ہر معاملہ کے سب پہلوؤں پر غور کر کے کسی نتیجہ پر پہنچنا ہی عقلمندی کی راہ ہے ۔

مَیں باخبر ہوں راہ سے منزل سے آشنا
شوقِ سَفر نے میرے قدم کر دئیے ہیں تیز
جن کو جنوں سے میرے تعاقب کا سوچ لیں
یہ مختصر سی بات نہ بن جائے حَشر خیز

ابوالاقبال

نگاہ و قلب کی پاکیزہ روشنی تم ہو
بساطِ اَرض پہ تنویرِ زندگی تم ہو

بصیرتوں کے سمندر سے آ رہی ہے صَدا
کہ ہر نفس کے لئے موجِ آگہی تم ہو

زمینِ ربوہ پہ ہیں تیری عظمتوں کے نقوش
زمینِ ربوہ پہ تعمیرِ واقعی تم ہو

قدم قدم پہ اُجالوں کا رقص رہتا ہے
کہ دستِ وقت میں قندیلِ رہبری تم ہو

ہر اِک نگاہ کو عرفانِ حق مُیسّر ہے
ہر ایک بربطِ ایماں کی نغمگی تم ہو

ہمارا دِل کسی صَدمے کو سَہ نہیں سکتا
ہمارے دِل کی حقیقت میں ہر خوشی تم ہو

ہمارا باغِ تمنّا رہے ترو تازہ
ہمارے باغِ وفا کی شگفتگی تم ہو

تمہارے ساتھ رہیں زندگی کی راہوں میں
کہ رہگزارِ زمانہ کی دلکشی تم ہو

تمہی سے اخترِ تاباں نے روشنی پائی
غریبِ شہرِ محبّت کی زندگی تم ہو

مرے خدا مرے محمود کو شفا دے دے
محبّتوں کے چراغوں کو پھر ضیا دے دے

اختر گوئندپوری

(قدرتِ ثانیہ کے دوسرے مظہر کی آخری علالت کے دوران میں یہ اشعار کہے گئے تھے)

جماعت کو ایثار پیشہ ذہین مربیان کی بہت زیادہ ضرورت ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علمی مسائل

حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو)

خدائی تائیدات

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ فتح کیا تو جن شدید ترین دشمنوں نے مسلمانوں کو قتل کیا تھا یا جنہوں نے مسلمان شہداء کی ہتک کی تھی یا جنہوں نے انگیخت کر کے مسلمانوں کو شہید کیا تھا یا شہید کروایا تھا۔ ان میں سے بعض افراد کے متعلق اس موقع پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دے دیا کہ وہ جہاں بھی مل جائیں ان کو قتل کر دیا جائے۔

انہی میں سے ایک ہندہ بھی تھی۔ جب اسے معلوم ہوا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قتل کرنے کا حکم دے دیا ہے تو وہ عورتوں میں چھپی چھپی آپ کے پاس پہنچ گئی۔ جب عورتوں کی بیعت ہونے لگی تو وہ بھی ان عورتوں کے ساتھ مل کر الفاظ بیعت دوہراتی چلی گئی یہاں تک کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اقرار کرو کہ ہم شرک نہیں کریں گی۔ اس وقت ہندہ اپنی جوشیلی فطرت کے ابھار کو روک نہ سکی اور جھٹ بول اٹھی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ کیا اب بھی ہم شرک کریں گی۔ آپ اکیلے تھے اور ہم ایک زبردست قوم تھے۔ آپ اکیلے نے توحید کی آواز بلند کی اور ہماری ساری قوم نے مل کر آپ کے مقابلے میں بتوں کی عظمت قائم کرنے کا تہیہ کیا۔ ہمارا اور آپ کا مقابلہ ہوا اور اس مقابلے میں ہم نے اپنا سارا زور صرف کر دیا مگر اس کے باوجود ہم گھٹتے چلے گئے اور آپ بڑھتے چلے گئے۔ ہم ہارتے چلے گئے اور آپ جیتتے چلے گئے۔ اگر ہمارے بتوں میں کچھ بھی طاقت ہوتی تو کیا یہ ہو سکتا تھا کہ آپ ہمارے مقابلے میں جیت جاتے آپ کا ہمارے مقابلے میں اکیلے ہوتے ہوئے جیت جانا ثبوت ہے اس بات کا کہ ہمارے بت بالکل بیکار ہیں اور خدائے واحد کی ہی اس دنیا پر حکومت ہے جس نے آپ کی مدد کی اور ہم سب کو آپ کے مقابلے میں شکست دی"۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہندہ ہے؟" ہندہ بھی جانتی تھی کہ اسلام کی حکومت صرف مجھ پر ہی نہیں بلکہ خود محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ہے۔ اس نے کہا ہاں ہندہ ہوں۔ مگر مسلمان ہندہ۔ اب آپ کا وہ زور مجھ پر نہیں چل سکتا جو پہلے چل سکتا تھا کیونکہ اسلام سب گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ تو الٰہی مدد کا ہونا ثبوت ہوتا ہے اس بات کا کہ وہ شخص راست باز ہے۔ اور الٰہی مدد کا ثبوت یہ ہوتا ہے کہ باوجود دنیوی مخالفت کے ایک قوم بڑھتی چلی جاتی ہے اور کوئی روک اس کی ترقی میں حائل نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ مومن قوم کی پشت پر آجاتا ہے۔ اور اس کے سایہ یعنی تصرف کو لمبا کر دیتا ہے۔ اور اگر وہ ایسا نہ کرتا تو سایہ ایک جگہ ٹکا رہتا یعنی مومن دنیا میں کوئی ترقی نہ کرتے۔ پھر جس طرح سورج کے مقام کو دیکھ کر پتہ لگ جاتا ہے کہ سایہ کدھر جائے گا۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کی تائیدات کو دیکھ کر یہ پتہ لگایا جا سکتا ہے کہ کونسی قوم ترقی کرے گی۔ ہاں یہ الٰہی مدد ہمیشہ ایک سی نہیں رہتی ایک مدت کے بعد جب قوم خراب ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی پشت پناہی چھوڑ دیتا ہے اور وہ سایہ غائب ہو جاتا ہے (۶/ ۵۰۹)

تلقین عمل

دنیا کی تاریخ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مختلف ادوار میں بنی نوع انسان کا قدم ترقی کی ایک خاص جہت کی طرف اٹھا ہے کسی وقت فلسفے کا دور آیا ہے تو کسی وقت ادب کا۔ کسی وقت اخلاق کا دور آیا ہے تو کسی وقت فنون لطیفہ کا۔ کسی وقت قانون سازی کا دور آیا ہے تو کسی وقت تہور و شجاعت کا۔ غرض اچھے انسانی دماغوں میں ہر زمانے میں ایک ہم آہنگی معلوم ہوتی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عالم بالا کی کشش ہر زمانے کے اعلیٰ دماغوں کو اس زمانے کے صفاتی دور کی طرف کھینچنے میں لگی رہتی ہے۔ اور اس فن میں انسانی دماغ زیادہ ترقی کر جاتا ہے۔ جس طرف کہ صفاتِ باری اس وقت اشارہ کر رہی ہوتی ہیں۔ قرآن کریم نے اسے ملاء اعلیٰ کی مشاورت کا نام دیا ہے۔ یہ آسمانی فیصلے جس طرح روحانی امور کے متعلق ہوتے ہیں اسی طرح دنیوی علوم کے متعلق بھی ہوتے ہیں اور وہ دماغ جو اپنا زاویہ صفاتِ باری کے موجودہ زاویے کے عین مطابق کر دینے میں کامیاب ہو جاتے ہیں اپنے زمانے کے اور اپنے فن کے رہنما بننے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ اور تاریخ میں ایک نام پیدا کر لیتے ہیں۔ اسی کی طرف رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعائے استخارہ سے اشارہ کیا ہے۔ انسان بے شک اپنی محنت کا پھل کھاتا ہے۔ لیکن بے موسم محنت بھی تو رائگاں جاتی ہے۔ شائد ہر غلہ سال کے ہر حصے میں بویا جا سکتا ہے اور کچھ نہ کچھ روئیدگی بھی اس سے حاصل کی جا سکتی ہے۔ لیکن وہ غلہ جو اپنے موسم میں بویا جاتا ہے۔ اس کی کیفیت ہی اور ہوتی ہے۔ اسی طرح شائد ہر غلہ ہر ملک میں بویا جا سکتا ہے۔ مگر وہ غلہ جو اس ملک میں بویا جاتا ہے جس کی زمین کو اس غلے سے مناسبت ہے اس کی کیفیت ہی اور ہوتی ہے۔ ہر انسان کیلئے ہر علم کا حاصل کرنا۔ اور ہر قسم کا کام کرنا ممکن ہے۔ لیکن ہر فن میں اسکا صاحب کمال ہونا ضروری نہیں۔ اس کے دماغ کی مخفی قابلیتوں کو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ وہی جانتا ہے کہ مختلف مفید علوم میں سے کونسا علم اور مختلف مفید کاموں میں سے کونسا کام اسکی طاقتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اور اس کے زمانے اور اس کے ملک اور اس کی قوم کی ضرورتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کے لئے مناسب ہے۔ پس فرمایا کہ خواہ اچھے سے اچھا کام ہو اس کے شروع کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ سے دعا کر لیا کرو۔ جس کے الفاظ آپ نے یہ تجویز فرمائے۔

(تشریحی ترجمہ) یعنی اے میرے رب جو کام میں کرنے لگا ہوں یا جو علم میں حاصل کرنے لگا ہوں۔ یا جو ذمہ داری میں اٹھانے لگا ہوں۔ اس کے بارے میں تجھ سے جو میری مخفی طاقتوں سے بھی واقف ہے اپنے زمانہ حال کے متعلق ارادوں سے بھی واقف ہے۔ اور میری ذاتی ملکی اور عالمگیر ضرورتوں اور ذمہ داریوں سے بھی واقف ہے سب سے بہتر فیصلہ طلب کرتا ہوں اور پھر تجھ سے یہ بھی درخواست کرتا ہوں کہ اس فیصلے کے مطابق مجھے کام کرنے کی تجھ سے توفیق اور امداد حاصل ہو۔ اور تیسری بات تجھ سے یہ طلب کرتا ہوں کہ جو میرے لئے مناسب ہو اور جس کی طرف تو میری رہنمائی کرے اور جس کے حاصل کرنے کے لئے تو میری مدد کرے اس کام یا اس ذمہ داری کے ادا کرنے میں تیرا انتہائی فضل مجھ پر نازل ہو اور میں اس کام میں ادنیٰ مقام حاصل نہ کروں بلکہ مجھے اس میں اعلیٰ مقام حاصل ہو۔ میں تجھ سے یونہی اور بلاوجہ درخواست نہیں کرتا بلکہ اس وجہ سے درخواست کرتا ہوں کہ مجھے یقین ہے کہ جن امور کے پورا کرنے کی مجھ میں طاقت نہیں۔ تجھے ہے۔ اور جن مخفی باتوں کا مجھے علم نہیں۔ تجھے ہے۔ پس اے خدا اگر تیرے علم میں وہ کام جو میں کرنا چاہتا ہوں میرے لئے اچھا ہے میری دینی ضرورتوں کے لحاظ سے بھی اور اس لحاظ سے بھی کہ جو طاقت اور محنت میں اس کام میں خرچ کروں گا اس کا نتیجہ مجھے زیادہ سے زیادہ اچھا حاصل ہو سکے گا تو پھر تو اس کام کے کرنے کی مجھے توفیق عطا فرما۔ اور اس کام کو اعلیٰ درجے کی تکمیل تک پہنچانے کے لئے مجھے سہولت بخش اور اس کے نتائج کو میرے لئے وسیع سے وسیع تر بنا۔ اور اس کے برخلاف تیرے علم میں یہ ہو کہ یہ کام میرے لئے مناسب نہیں۔ دین کے لحاظ سے یا اس لحاظ سے کہ میری محنت کے مطابق اس سے نتیجہ پیدا نہ ہوگا۔ تو اس کام کے راستے میں روکیں ڈال دے۔ اور میرے دل میں بھی اس سے بے رغبتی پیدا کر دے۔ اور اس کے سوا جس امر میں میرے لئے بہتری ہے اس کے سامان میرے لئے پیدا کر دے۔ اور اس کی طرف میری توجہ پھیر دے۔ اور اس کی خواہش میرے دل میں پیدا کر دے یہ دعا کتنی کامل ہے اور اس میں کتنے لطیف پیرائے میں اس امر کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ ہر اچھا کام ہر زمانہ میں ہر انسان کیلئے مفید نہیں ہوتا بلکہ اچھے سے اچھا کام بھی بعض زمانوں میں اچھا نہیں رہتا۔ اور اچھے سے اچھا کام بھی بعض قوموں اور بعض افراد کیلئے اچھا نہیں ہوتا۔ پس اپنی اپنی محنت کے اعلیٰ سے اعلیٰ پھل حاصل کرنے کیلئے انسان کو وہ کام اختیار کرنا چاہیئے جو اس کے لئے اور اس کی قوم کیلئے اور بنی نوع انسان کیلئے اس زمانے میں مفید ہو اور جسے اعلیٰ طور پر بجا لانے کی اس میں ذاتی قابلیت موجود ہو۔ اگر یہ نہ ہو تو اسے وہ کام یا علم۔ دوسرے بھائی کیلئے چھوڑ دینا چاہیئے۔ اور خود اپنے لئے اپنے مناسب حال کام یا علم تلاش کرنا چاہیئے۔ لیکن چونکہ بنی نوع انسان کی ترقی کا معاملہ انسانی جدوجہد اور اس کی دماغی قابلیتوں کے علاوہ خدا تعالیٰ کی صفات کے ظہور کے موجود الوقت مرکز کے ساتھ بھی وابستہ ہے۔ اسلئے کسی کام کو شروع کرنے یا کسی علم کی تحصیل کی طرف متوجہ ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ سے بھی دعا کر لینی چاہیئے۔ کہ اس زمانے کے متعلق جو اس کی تجویز اور فیصلہ ہے وہ اسے اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ تاکہ اچھا بیج اچھی زمین میں مناسب موسم میں پڑے تا اعلیٰ سے اعلیٰ کھیتی پیدا ہو۔ اور زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل ہو۔

(خطبہ حضرت فضل عمر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

1987

یاد رفتگان

مکرم شیخ مبارک احمد
مربی انچارج امریکہ

مکرم فیض رسول آف بڑودہ

اخبار الفضل کے اس نئے دور میں "ذکرِ خیر" کے تحت جو سلسلہ اہتمام سے شروع ہوا ہے بہت ہی بابرکت اور خاص افادیت کا باعث بنا ہے۔ بالخصوص نئی نسل کے لئے روحانی۔ اخلاقی تربیت کے لئے ایک قیمتی تاریخی مواد مہیا کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ الفضل کے ادارہ کو جزائے خیر دے کسی زمانہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب خاص توجہ سے وفات یافتگان کا ذکرِ خیر اپنے مخصوص اور دلربا انداز میں کر کے الفضل کی زینت کا موجب بنتے تھے اور بھی کئی دوست اس کا خاص خیال رکھتے۔ اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کو بھی مشرقی افریقہ کے قیام کے دوران اور پھر بعد میں بھی کچھ عرصہ توفیق عطا فرمائی۔ اب سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ تعالیٰ کی بابرکت یاددہانی اس بارہ میں اور الفضل کی خصوصی توجہ سے نئے سے نئے لکھنے والے۔ بہت پیارے انداز سے ذکرِ خیر کرنے والے سامنے آئے ہیں اور بہت سے بزرگوں۔ خادمانِ دین اور مخلصین کا ذکر پڑھ کر نئی بیداری نیکی کی تحریکوں پر عمل کرنے کے لئے پیدا ہوتی ہے۔

کچھ عرصہ سے یہ عاجز بعض مخلص دوستوں کا ذکرِ خیر کا تذکرہ لکھنے کے لئے بے چین ہے۔ اور یہ عاجز اپنے پر ایک فرض سمجھتا رہا ہے۔ جس کی ادائیگی کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کرتا ہوں کہ خاص توفیق نصیب ہو۔ اور ان مخلصوں کے ذکرِ خیر سے ان کی روح کو ٹھنڈک ملے۔ اور ان کے عزیزوں میں ان کے تذکرے پڑھ کر خدمتِ دین کے لئے خاص جذبہ پیدا ہو۔

آج کی صحبت میں خاکسار انگلستان میں احمدی ہونے والے ایک مخلص بھائی مکرم فیض رسول صاحب۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریقِ رحمت کرے۔ کے ذکرِ خیر کے بارہ میں کچھ لکھنا چاہتا ہے۔

مکرم فیض رسول صاحب بڑودہ مغربی بنگال (انڈیا) کے رہنے والے تھے۔ سالہا سال سے برمنگھم (انگلستان) میں آ کر آباد ہو گئے۔ قریباً کمیونسٹ۔ وسیع مطالعہ اور علمی ذوق رکھنے والے۔ لیکن خاموش اور درویشانہ رنگ روپ بنا ہوا۔ ذاتی محنت اور قابلیت سے پولیس کے محکمہ ترجمانی میں ملازم ہو گئے۔ عدالت میں بطور ترجمان کے پیش ہوتے اور معقول مشاہرہ پاتے۔ انگلستان میں آنے کے بعد ساری عمر برمنگھم میں گزاری۔ انگریزی زبان پر انہیں غیر معمولی عبور تھا بہت دلکش انداز میں اور عام فہم انگریزی بولتے اور لکھتے۔ مطالعہ کا بے حد شوق تھا۔ اسی شوق نے انہیں احمدیت کی راہ دکھائی۔ کسی خاص کتاب کی تلاش میں برمنگھم کی لائبریری میں گئے لائبریری کے مختلف حصوں میں چل پھر کر کتابوں کو دیکھتے رہے اور اس تلاش میں رہے کہ ان کی پسند کی کوئی خاص کتاب ملے۔ اسی تگ و دو میں RELIGIOUS BOOKS کے حلقہ میں "تذکرہ" پر نظر پڑی۔ الماری میں سے نکال کر ورق گردانی شروع کی اور دیکھنے لگے۔ چند منٹوں کے بعد بے اختیار ان کی زبان سے یہ الفاظ نکلنے لگے

YES! THIS IS THE BOOK

THIS IS THE BOOK

کتاب اٹھائی۔ لائبریرین کے پاس آئے اور اندراج کرا کر کتاب گھر لے آئے۔ توجہ اور انہماک سے انہوں نے پڑھنا شروع کیا۔ اپنی ملازمت کے سلسلہ میں بھی مصروف رہتے اور وقت ملنے پر اس کا مطالعہ کرتے خود انہوں نے مجھے بتایا کہ بہت غور اور خاص توجہ سے تذکرہ کو پڑھا۔ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا کیا ہوا ترجمہ ان کے دل کو خوب بھایا اور اسے مزید ایک دوبارہ پڑھ کر ان کے دل میں یہ بات لوہے کی میخ کی طرح گڑ گئی۔ جس شخص کے نام کے ساتھ یہ کتاب منسوب ہے وہ مفتری اور فریبی نہیں۔ خدا رسیدہ بزرگ معلوم ہوتا ہے۔ "تذکرہ" میں احمدیہ مشن لنڈن کا ایڈریس دیکھ کر انہوں نے خط و کتابت شروع کی۔ پہلے خط میں "امام بیت الفضل" کو خط لکھ کر خاکسار کو بھجوایا اور مختصراً اپنے متعلق کچھ باتیں لکھیں اور مزید معلومات کے لئے خواہش کی۔ بعد میں ان کے خطوط خاکسار کے نام پر آنے شروع ہوئے لگا تار اس رابطہ سے اور ان کے خطوط سے اندازہ لگایا کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے خلوص کے ساتھ زبان انگریزی پر ایک خاص قسم کا عبور عطا کیا ہے۔ احمدیت کی طرف لگاؤ بڑھ رہا ہے۔ چنانچہ بیعت فارم بھجوا کر انہیں تحریک کی۔ آپ کے خطوط اور لمبے مطالعہ کے بعد کے تاثرات سے تو معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو احمدیت قبول کرنے کے لئے تیار کر دیا ہے انتظار کس بات کی ہے؟ آپ کو بیعت فارم بھجوا رہا ہوں۔ اسے پر کریں۔ اور اللہ کا نام لے کر جس نتیجہ پر پہنچے ہیں اب اس کا اظہار فرما دیں۔ اللہ تعالےٰ نے اس مخلص کی تحقیق حق کو قبول فرمایا اور بیعت فارم پُر کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہو گئے۔

احمدیت قبول کرنے کے بعد خط و کتابت کا سلسلہ جاری رہا۔ ملاقات کا بھی مزید لٹریچر اور خدمت کے لئے قربانی وغیرہ کی بھی تحریک انہیں کی جاتی رہی۔ جس پر زندگی کے آخری لمحہ تک ان کا عمل رہا۔ (اللہ تعالیٰ انہیں جزاء عطا کرے)

اس دوران خاکسار نے ان سے اپنی اس خواہش کا اظہار کیا۔ کہ آپ کو اللہ تعالےٰ نے جو نعمت قبول احمدیت کی عطا کی ہے اس میں دوسروں کو بھی شریک کریں۔ قبول احمدیت کی داستان لکھیں۔ پہلے کچھ ہچکچاہٹ محسوس کرتے رہے۔ یہ بھی ان کا خلوص تھا۔ SHOW سے لاکھوں میل دور تھے۔ ان کو بتایا آپ کو ہدایت نصیب ہوئی۔ آپ کی داستان پڑھ کر نہ معلوم کتنے اور لوگوں کو ہدایت نصیب ہو۔ آپ اس برکت سے اپنے آپ کو کیوں محروم کر رہے ہیں۔ آخر مان گئے۔ اپنا سارا واقعہ قبولیت احمدیت مع تفصیلات لکھا مسودہ تیار ہونے پر مجھے لنڈن بھجوایا۔

اس داستان کو جب خاکسار نے پڑھنا شروع کیا تو ایسی دلچسپ کشش اور دلربائی نظر آئی کہ اور پڑھوں۔ ہر سطر مجبور کرے کہ اگلی سطر بھی پڑھو۔ اور دل نے نہ چاہا کہ کچھ حصہ پڑھ کر چھوڑ دوں۔ اور بقیہ پھر پڑھوں۔ سارے کا سارا مسودہ پڑھ کر اٹھا اور دل کو ایسا پیارا لگا اور فیصلہ کیا کہ اسے فوراً چھپوایا جائے۔ دعوت الی اللہ کے لئے بہت مفید ہو گا۔ خاکسار نے اس وقت حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب سے جو ساتھ کے فلیٹ میں مشن ہاؤس کے اوپر رہتے تھے۔ بات کی اور انہیں مسودہ دیا کہ مکرم فیض رسول صاحب نے قبول احمدیت کی داستان لکھی ہے آپ اپنی رائے سے مطلع فرما دیں۔ خاکسار تو پہلے ہی اس کی طباعت کا فیصلہ کر چکا تھا مگر احتیاطاً ایک بزرگ کی رائے لینی مناسب سمجھی۔ جو حال میرا تھا وہی حضرت چوہدری صاحب کا ہوا۔ سارا مسودہ ایک ہی وقت میں پڑھا اور لطف اٹھایا اور فوراً مجھے اپنے فلیٹ سے فون کیا "شیخ صاحب بہت دلچسپ داستان ہے اور دلکش ہے اسے ضرور چھپوائیں۔"

محترم فیض رسول صاحب ریا و نمود سے کوسوں دور تھے۔ طرزِ رہائش سادہ۔ لباس سادہ لیکن بات کرتے تو مسکراتے اور منکسر المزاج خاکسار نے ان سے بات کی کہ آپ کی داستان بہت دلکش ہے اسے طبع کرانے لگا ہوں کہنے لگے "شیخ صاحب آپ کی مرضی۔ میری قطعاً کوئی ایسی خواہش نہیں" میں نے پھر ان سے کہا کہ خدا تعالےٰ نے آپ پر فضل کیا ہے۔ سوچ سمجھ کر اور مطالعہ و تحقیق کے بعد احمدیت قبول کرنے کی آپ کو سعادت ملی ہے دوسروں کو آپ کی اس داستان کو پڑھ کر فائدہ ہو گا۔ دعوت الی اللہ کے لحاظ سے جواباً پھر یہی کہا "یہ آپ کی مرضی پر ہے۔" (اللہ کا شکر ہے) کہ خدا تعالیٰ نے توفیق دی۔ لنڈن مشن نے اسے طبع کروایا خوبصورت انداز میں مسودہ کی طباعت کے ساتھ ان کا فوٹو بھی شائع کیا گیا۔ یہ داستان

COMMON SENSE ABOUT AHMADIYYAT

کے نام سے طبع ہوئی۔ طبع ہونے پر خاکسار نے محترم فیض رسول صاحب کو اطلاع دی۔ فوراً جواب آیا کہ ۳۰۰ (تین صد) نسخے انہیں بھجوا دیں وہ خود دنیا کے چوٹی کے سکالرز کا انتخاب کر کے اپنے خرچ پر بذریعہ پوسٹ بھجوائیں گے۔ چنانچہ ہندوستان و پاکستان اور بعض دوسرے ملکوں کے منتخب سکالرز کو انہوں نے یہ کتابچہ بھجوایا۔

اس کتابچہ پر غیر مبائعین کی طرف سے اعتراضات کے خطوط انہیں ملے ان سے خط و کتابت شروع ہوئی اپنے دلائل اور مؤقف کو انہوں نے ان کے سامنے رکھا۔ آپس میں یہ خط و کتابت جاری رہی۔ محترم فیض رسول صاحب نے اللہ تعالیٰ انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔ ان کے جملہ دلائل اور اعتراضات کا مدلل اور مسکت جواب لکھا۔ اور خاکسار کو بھی اس کی نقل بھجوائی۔ اللہ کے فضل سے بہت دلچسپ جواب تھا۔

دونوں کے درمیان جو ساری خط و کتابت ہوئی۔ اس پر آپ نے تبصرہ اور جائزہ شائع کیا۔ بعض دوسرے سکالرز نے بھی ان سے خط و کتابت کی اس تمام خط و کتابت کو بھی انہوں نے ایک کتاب کی صورت میں شائع کیا۔ اور آپ نے ہر دو کتابچے اپنی یاد میں ایک تاریخی حیثیت سے یادگار کے طور پر چھوڑے ہیں۔

خاکسار نے متعدد مواقع اور تقریبات اور جلسوں میں مکرم فیض رسول صاحب کا ذکرِ خیر کے طور پر ان تفصیلات کا ذکر کیا ہے اور دوستوں کو تحریک کی ہے کہ لائبریریوں

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شخصیات

عبدالباسط طارق

عبداللہ واگس ہاؤزر

امیر جماعت احمدیہ ـ مغربی جرمنی

سنہری رنگ کی خوبصورت مکمل داڑھی، بلند قامت، چہرے پر روحانی تازگی، آواز میں دھیماپن مزاج میں نرمی اور خاکساری - یہ ہیں امیر جماعت احمدیہ مغربی جرمنی جن کا سابقہ نام UWE HANS PETER ہے آپ جرمن قوم کا ایک شیریں روحانی پھل ہیں اور بلاشبہ ان سعید پرندوں میں سے ہیں جن کا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنی پیشگوئیوں میں ذکر کیا ہے آپ ۱۹۷۷ء میں احمدیت کی نعمت سے بہرہ ور ہوئے اس کے بعد آپ مسلسل اپنے اخلاص اور جذبہ دین میں ترقی کرتے رہے۔ آپ کو حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۸۴ء کے اواخر میں مغربی جرمنی کا امیر نامزد فرمایا۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے ان خوش قسمت انسانوں میں سے ہیں جنہیں خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا ہے۔ اور ایسے لوگوں کا وجود خدا تعالیٰ کی صفت مزکی کا مظہر ہوتا ہے۔ جو ایک مادہ پرست اور ظاہری چمک دمک رکھنے والے معاشرہ میں ماحول کی آلودگیوں سے پاک رہتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل کا ہاتھ انہیں انگلی سے پکڑ کر چشمہ صداقت تک لے آتا ہے۔ انہیں اپنی محبت ومعرفت کے جام پلاتا ہے۔ جس کے نتیجے میں دنیا کی ظاہری کشش ان کے لئے بے معنی ہو کر رہ جاتی ہے -

مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر ۱۴ جنوری ۱۹۵۰ء کو ایک قصبہ NEU-FRACH میں پیدا ہوئے یہ قصبہ جرمنی کے جنوب میں واقع معروف جھیل BODEN SEE پر واقع ہے - آپ کے والد کا نام HANS ہے جو ایک معزز سرکاری ملازم تھے - مکرم عبداللہ صاحب ایک سال کے تھے کہ آپ کا خاندان جرمنی کے دارالخلافہ بون میں آکر آباد ہوا - آپ کا ایک بڑا بھائی اور ایک چھوٹا بھائی ہے بون میں آپ نے اوسط درجہ کی تعلیم حاصل کی اور MITTLERE REIGE تک پڑھے - اس کے بعد آپ نے ۳ سال کا ایک عملی کورس کیا جس کا نام SOZIALPRAKTIK ہے، جب آپ تیرہ چودہ برس کے نوجوان تھے تو آپ نے کارل مائی KARL MAI جو ایک مشہور جرمن مصنف ہے کی بے شمار کتب مطالعہ کیں - خدا کی قدرت دیکھئے کہ کس طرح بعد میں مکرم عبداللہ صاحب دین حق پر نثار ہوئے - اگرچہ اس میں انہوں نے دس سال کا لمبا سفر طے کیا ہے - ان دس سالوں کے دوران آپ اپنے دور کی طلباء تنظیموں کے ممبر بھی رہے - یوگا کی مشق بھی کرتے رہے، بدھ ازم اور ہندوازم کی کتب اور عقائد کا مطالعہ بھی کیا لیکن آپ کی روح کو کہیں چین نہ ملا - اپنے طور پر دل میں رقت لئے یہ دعا بھی کرتے رہے کہ خدا تعالیٰ انہیں صحیح راستہ دکھائے، اس دعا نے مکرم عبداللہ صاحب کو ایک عظیم روحانی قوت سے سرشار کیا اس کے نتیجہ میں آپ نے ۱۹۷۷ء میں ہندوستان کا سفر اختیار کیا آپ نے ایک جگہ کچھ ملازمت کر کے کچھ رقم کمائی اور جرمنی سے روانہ ہو کر براستہ ایران اور افغانستان کشمیر پہنچ گئے کشمیر جانے کی وجہ یہ تھی کہ آپ نے کسی کتاب میں پڑھا تھا کہ کشمیر میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی قبر ہے۔ اس قبر کی خستہ حالت سے آپ بے حد مایوس ہوئے قبر کی زیارت کے بعد آپ ایک چائے خانہ میں گئے تو وہاں ایک مخلص احمدی داعی الی اللہ مکرم ڈاکٹر مبارک صاحب سے آپ کی ملاقات ہوئی - ان کی دعوت الی اللہ کے نتیجہ میں آپ نے قادیان کا سفر اختیار کیا - جب عبداللہ صاحب قادیان پہنچے تو حسن اتفاق دیکھئے کہ جلسہ سالانہ قادیان کا یہ دوسرا دن تھا وہاں دیگر ممالک سے دوسرے غیر ملکی احمدی بھی ملے - ایک جرمن احمدی سے بھی ملاقات ہوئی جو پہلے سے شناسا تھا - وہ مختلف امور کے بارہ میں عبداللہ صاحب کو باتیں بتاتا رہا جس کے نتیجہ میں ایک عجیب قلبی سکون ملا اور یہ عقیدہ پختہ ہو گیا کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ آچکے ہیں قادیان میں قیام کے دوران آپ کو سچی خوابیں بھی آئیں - ایک خواب کے مطابق آپ کی شادی ربوہ میں ہوئی - قادیان میں آپ نے پانچوں نمازوں میں دوسرے افراد کے ساتھ شامل ہونا شروع کر دیا اور آخر ایک دن بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گئے - اس دن آپ اس قدر روئے کہ شائد زندگی میں کبھی نہ روئے تھے اس دن کے بعد احمدیت آپ کی روح کی گہرائیوں میں اترتی چلی گئی اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ آپ جرمنی میں متعین مربیان کی تربیت کے نتیجہ میں نظام جماعت کا حصہ بنتے چلے گئے اور مختلف عہدوں پر جماعت کی خدمت کی توفیق ملی - قادیان میں مکرم مولانا عبدالرحمٰن صاحب جٹ رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے آپ کا نام عبداللہ رکھا - بعدازاں ہر سال آپ کو جلسہ سالانہ قادیان اور جلسہ سالانہ ربوہ میں شرکت کی توفیق ملتی رہی - ۱۹۷۸ء میں آپ کی شادی ربوہ میں ہوئی -

۱۹۷۸ء کے وسط میں آپ کو ناظم صحت جسمانی خدام الاحمدیہ مغربی جرمنی مقرر کیا گیا - ۱۹۷۹ء میں آپ کو فرینکفرٹ میں قائد خدام الاحمدیہ مقرر کیا گیا - ۱۹۸۲ء میں جب حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) پہلی مرتبہ جرمنی تشریف لائے - تو آپ کے ہمراہ صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھی تھے - اس موقعہ پر مکرم عبداللہ صاحب کو نیشنل قائد خدام الاحمدیہ مغربی جرمنی مقرر کیا گیا - اس کے علاوہ اس موقع پر جرمنی کی پہلی نیشنل عاملہ قائم کی گئی اس میں آپ کو سیکرٹری اصلاح وارشاد برائے جرمن مقرر کیا گیا - آپ کی قیادت میں مجلس خدام الاحمدیہ مغربی جرمنی ۱۹۸۳ء میں تمام بیرونی مجالس میں اول قرار پا کر ٹرافی کی حقدار بنی۔ ۱۹۸۴ء میں آپ کو حضور پرنور نے جرمنی کا امیر مقرر کیا اور ۱۹۸۶ء کی شوریٰ جو کولون مشن میں منعقد ہوئی اس میں شوریٰ کے نمائندگان نے کثرت رائے سے مکرم عبداللہ صاحب کو امیر منتخب کیا - جس کی حضور پر نور نے ازراہ شفقت منظوری عنایت کی - اگرچہ امارت کی ذمہ داریاں بہت اہم اور بنیادی نوعیت کی ہیں، اور مکرم عبداللہ صاحب کو اس میدان میں بالکل کوئی تجربہ نہیں تھا لیکن مخلصانہ کوشش اور امام جماعت کی رہنمائی کے نتیجے میں اپنے فرائض خدا کے فضل سے بخیر وخوبی انجام دے رہے ہیں - آپ کی امارت کے دور میں گروس گیراؤ میونخ اور کولون میں عمارات خرید کر جماعتی مراکز کا قیام ہوا -

اب جرمن احمدیوں کی الگ میٹنگ کولون مشن میں باقاعدگی سے ہو رہی ہے جس میں جرمن احمدیوں کی تربیت کے ساتھ ساتھ دینی علوم میں اضافہ اور نظام جماعت میں انہیں جذب کرنے کی کوشش ہو رہی ہے - آپ کے دور میں مکرم برادرم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب کی زیر ادارت "وائس مینارٹ" (سفید مینار) ماہانہ جرمن رسالہ نکل رہا ہے - اس کے علاوہ آپ نے مرکز کی ہدایات کی روشنی میں مغربی جرمنی کے تمام مشنوں کے اخراجات کو کنٹرول کرنے اسی طرح مالی امور کو منظم کرنے چندہ اور مالی قربانی کے معیار کو بڑھانے کے لئے انتھک محنت کی - جلسہ سالانہ اور خدام الاحمدیہ کے اجتماعات کے موقع پر آپ نے جس رقت بھرے انداز سے جماعت جرمنی کو نصائح کیں وہ ہر احمدی کا دل ہلا دینے کے لئے کافی ہیں - آپ جرمن ائرلائن لفتھانسا میں ملازم ہیں - فیملی اور چار بچوں کا باپ ہونے کے باوجود آپ ملازمت کے آٹھ گھنٹوں کے بعد سارا وقت بیت نور اور گروس گیراؤ کے دفتر میں جماعتی کاموں کی انجام دہی میں گزارتے ہیں اور اپنی کئی دلچسپیوں، ذاتی کاموں اور آرام کو قربان کر کے مرکزی ہدایات کو تمام مربیان اور جماعت تک پہنچانا - نیشنل عاملہ کی باقاعدہ میٹنگ کرنا، ان کو ہدایات دینا جرمنی کی تمام جماعتوں کو آرگنائز کرنا - حضور پرنور کی تشریف آوری پر جملہ انتظامات کرنا، جرمن احمدی اور دوسرے جرمن زیر تربیت افراد سے رابطہ کرنا - یہ اتنا زیادہ کام ہے کہ حیرت ہوتی ہے کہ آٹھ گھنٹے کی ملازمت کے علاوہ آپ ان کاموں کو کس طرح انجام دے لیتے ہیں - اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و تندرستی سے خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے -

اکتوبر ۱۹۸۸ء میں گروس گیراؤ میں لکڑی کا وہ مکان جس میں مکرم امیر صاحب معہ فیملی مقیم تھے ایک حادثہ میں مکمل جل گیا - جس میں مکرم امیر صاحب کا مکمل اثاثہ ضائع ہو گیا - ابتلاء اور تکالیف ایمان والوں کا زیور ہیں - اس حادثہ کے بارہ میں مکرم امیر صاحب نے ایک خواب دیکھا تھا - اس واقعہ پر مکرم امیر صاحب نے کمال صبر کا مظاہرہ کیا - ٹیلیفون پر اور خطوط کے ذریعہ بے شمار احمدیوں نے اظہار ہمدردی کیا -

ضروری اعلان

قبرستان عام میں قبریں تیار کرانے کے لئے ماربل لگانے کی کسی کو بھی اجازت نہیں البتہ کتبہ لگوا سکتے ہیں - جس کا سائز ۲½ فٹ اور ۱½ فٹ ہو اور قبر کے اردگرد خشت پختہ لگوائی جا سکتی ہے ماربل لگوانے کے لئے دفتر صدر عمومی کی تحریری اجازت ضروری ہے کسی دوکاندار یا ٹھیکیدار سے قبر کی تیاری کا براہ راست معاملہ کرنے کی اجازت نہیں -

احباب مطلع رہیں -

صدر عمومی

لوکل انجمن احمدیہ ربوہ

جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قبولیت دعا

چوہدری عبدالواحد صاحب
نائب ناظر اصلاح وارشاد

۲، دسمبر ۸۶ء رات آٹھ بجے میرے سینہ میں دائیں طرف درد شروع ہوا۔ اور یہ درد لمحہ بہ لمحہ بڑھتا گیا، حتیٰ کہ سانس لینا بھی مشکل ہو گیا، مکرم ڈاکٹر منور احمد صاحب نے کیفیت دیکھ کر مجھے ہسپتال میں داخل کرا دینے کا مشورہ دیا، ہسپتال میں داخل ہونے کے بعد مجھے الٹیاں آنی شروع ہو گئیں، اور اس کے ساتھ ہی ہچکی بھی لگ گئی۔ اور مجھ پر بیہوشی طاری ہو گئی۔ مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے بیت الاقصیٰ میں نماز جمعہ کے وقت میرے لئے دردمندانہ الفاظ میں دعا کا اعلان کیا اور لندن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھی میری حالت کے بارے میں رپورٹ اور درخواست دعا کی۔ مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب نے میرا علاج شروع کیا۔ ڈاکٹر صاحب محترم میری حالت کے پیش نظر راتوں کو جاگتے رہتے اور کئی دفعہ اپنی کوٹھی واقع دارالعلوم سے رات کے وقت آکر میری حالت کا جائزہ لیتے رہے، اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ نرس وقت پر ٹیکہ لگاتی رہی، مسلسل اٹھارہ دن تک میں بیہوش رہا، میرے دل کا ۳/۴ حصہ ماؤف ہو چکا تھا، نبض نہایت کمزور اور ٹھہر ٹھہر کر چلتی تھی، مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب خود متفکر تھے مگر مایوس نہ تھے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعائیں میرے ساتھ تھیں، اللہ تعالیٰ نے احمدیوں کو ایک دوسرے سے اخوت کے رشتہ میں جوڑا ہوا ہے، میرا ذاتی حلقہ احباب نہ ہونے کے برابر ہے، تاہم محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب کی طرف سے دعا کا اعلان کرنے کے نتیجہ میں کثرت سے دوست ہسپتال میں میرا حال دریافت کرنے کے لئے مسلسل آتے رہے، عام حالات میں میرے کمرہ میں آنے کی اجازت نہ تھی۔ ویسے احباب دعائیں کرتے باہر سے ہی واپس چلے جاتے، بعض کو کمرہ کے اندر آکر بھی میری حالت دیکھنے کا موقعہ مل جاتا۔ وہ مجھے دیکھ کر مایوسی کی حالت میں کہ یہ آخری ملاقات ہے آنسو بہاتے ہوئے میرے پاس سے گزر جاتے۔ مجھے کوئی علم نہ تھا کون آیا کون گیا، میرے عزیز و اقارب میری بیماری کی خبر پاتے ہی ربوہ پہنچ گئے محترم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب اس عرصہ میں پوری توجہ سے میرا علاج کرتے رہے، اٹھارہ دن بیہوش رہنے کے بعد ایک دن اچانک غالباً رات کے آخری حصہ میں میں نے محسوس کیا گویا کہ مکرم ڈاکٹر صاحب میرے کمرہ میں آئے ہیں اور ایسا معلوم ہوا کہ دس بارہ فٹ اونچی جگہ پر کھڑے ہیں، میں نے بلند آواز سے کہا ڈاکٹر صاحب مجھے گھر جانے کی اجازت دیں، مکرم ڈاکٹر صاحب نے کہا، اچھا آپ گھر جانا چاہتے ہیں۔ ہم کسی مریض کو تکلیف دینا نہیں چاہتے، آپ کو گھر جانے کی اجازت ہے علی الصبح میرا ای سی جی لیا گیا، سٹریچر پر ڈال کر ایمبولنس کے ذریعہ مجھے گھر پہنچا دیا گیا، گھر آکر میری حالت دن بدن بہتر ہونی شروع ہو گئی، وقتاً فوقتاً مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب و مکرم ڈاکٹر عبدالخالق صاحب گھر پر آکر میری حالت دیکھتے اور حالات کے مطابق نسخہ تجویز کرتے رہے، اس عرصہ میں حضور ایدہ اللہ کی طرف سے مسلسل دعا کی نہایت پیارے الفاظ میں چٹھیاں آتی رہیں، حضور ایدہ اللہ نے ذرہ نوازی فرماتے ہوئے مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو میرا حال میری زبانی دریافت کرنے کے لئے گھر پر بھیجا، حضور کی طرف سے اپنے دست مبارک سے ان الفاظ میں لکھی چٹھی موصول ہوئی،

"پیارے مکرم عبدالواحد صاحب ودیار تھی ...... اللہ تعالیٰ نے بڑا احسان کیا، بظاہر رپورٹوں سے تو یہی لگتا تھا کہ ہاتھ سے نکل گئے ہیں، خدا نے اعجازی رنگ میں عمر بڑھا دی۔ اللہ آپ کی یہ عمر پہلے سے بھی بڑھ کر بابرکت فرمائے"۔ اس کے علاوہ حضور نے اور بھی بہت سی دعائیں لکھیں، حضور ایدہ اللہ کی دعاؤں کے طفیل ایک دن آگیا کہ میں نے دفتر جانا شروع کر دیا، جن دوستوں کو میری حالت ہسپتال میں دیکھنے کا موقعہ ملا دفتر میں آکر کہتے تمہارا بچ جانا معجزہ ہے، ایک دوست کچھ عرصہ کے بعد دفتر میں آئے مجھے بیٹھے دیکھ کر کھڑے ہو گئے اور حیرانگی سے دریافت کیا،

"ابھی تم زندہ ہو؟"

یہ خدا تعالیٰ کا فضل تھا، حضور کی دعائیں اور میرے ہمدرد احمدی بھائیوں کی توجہ تھی کہ اس نے مجھے دوسری زندگی عطا فرمائی، میں خدا تعالیٰ کے فضل سے بدستور سابق دفتر میں کام کر رہا ہوں۔

دعا کرنا اور مرنا قریب قریب ہے
ـــــ (بیکر سیالکوٹ)

جب بچے سکول سے واپس گھر آتے ہیں تو ان سے ضرور پوچھئے کہ انہوں نے سکول میں کونسی نئی بات سیکھی ہے۔ وہ بہت خوش ہوں گے۔

کھیل اور کھلاڑی

منصور احمد مبشر

آسٹریلیا کے خلاف پہلے ٹیسٹ میچ کے دوسرے روز پاکستانی کرکٹ ٹیم اپنی پہلی اننگز میں صرف ۱۰۷ رنز بنا کر آؤٹ ہو گئی۔ آسٹریلیا کے تیز باؤلروں کا سامنا نہ کرتے ہوئے پاکستانی کھلاڑی یکے بعد دیگرے آؤٹ ہوتے گئے اور چائے کے وقفے پر پاکستان کا سکور صرف ۸۰ تھا اور اس کے آٹھ کھلاڑی آؤٹ ہو چکے تھے۔ توصیف احمد اور وقار یونس نسبتاً بہتر کھیلے اور سکور کو ۱۰۷ رنز تک پہنچا دیا۔ اس کھیل میں آسٹریلوی باؤلر مکمل طور پر چھائے رہے اور کوئی پاکستانی کھلاڑی ان کے سامنے جم نہ سکا۔ اس سے قبل ٹیسٹ کے پہلے روز پاکستانی باؤلروں نے جاندار باؤلنگ کا مظاہرہ کیا تھا اور چھ آسٹریلوی کھلاڑیوں کو یکے بعد دیگرے آؤٹ کیا۔ البتہ ساتویں وکٹ کی رفاقت میں آسٹریلوی ٹیم پچاس رنز بنانے میں کامیاب ہو گئی۔ وکٹ تیز ہے۔ عمران خان چار فاسٹ باؤلرز کے ساتھ کھیل رہے ہیں اور میچ کی دلچسپی بہرحال قائم ہے۔

کرکٹ کے حلقوں میں یہ بات بڑی حیرانی سے سنی گئی کہ اظہر الدین کو نیوزی لینڈ کا دورہ کرنے والی بھارتی ٹیم کا کپتان بنا دیا گیا ہے۔ ماضی میں سنیل گواسکر اور بشن سنگھ بیدی پاکستان کے دورہ کے بعد کپتانی سے ہٹائے گئے تھے اور اب سری کانت کو پاکستان سے واپسی پر ٹیم کی قیادت سے سبکدوش کر کے کپتانی کا تاج اظہر الدین کے سر پر سجا دیا گیا ہے۔ ۲۶ سالہ اظہر الدین نے کہا کہ انہیں قطعاً یہ توقع نہیں تھی کہ انہیں یہ ذمہ داری سونپ دی جائے گی۔ انہوں نے اپنے کیریئر کے آغاز پر پہلے تین ٹسٹوں میں مسلسل تین سینکڑے سکور کر کے کرکٹ سے دلچسپی رکھنے والوں کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا تھا۔ وہ حالیہ دورۂ پاکستان سمیت اب تک چونتیس ٹیسٹ کھیل چکے ہیں جن میں کھیلی گئی اپنی ۵۱ اننگز میں انہوں نے مجموعی طور پر دو ہزار دو سو چوبیس سکور کیا ہے۔ ان کا بہترین سکور ۱۹۹ ہے۔ وہ سات سینکڑے اور نو نصف سینکڑے بنا چکے ہیں۔ انڈین سلیکشن بورڈ کے صدر راج سنگھ ڈونگار پور نے نئے کپتان کا اعلان کرتے ہوئے کہا "اظہر الدین ایک غیر متنازعہ شخصیت ہیں اور ہم ایسے کھلاڑیوں کی ایک ٹیم تیار کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جو کرکٹ اور صرف کرکٹ کی بات کرے"

انڈین کھلاڑیوں اور کرکٹ بورڈ کا معاوضے کی ادائیگی کے سلسلہ میں تنازعہ چل رہا ہے۔ یہ بات بالکل واضح ہے کہ انڈین کرکٹ بورڈ کھلاڑیوں کی اس قوت کو توڑنا چاہتا ہے جو انہوں نے معاوضہ میں مطالبہ کر کے دکھائی ہے کھلاڑیوں کا انڈین بورڈ کے ساتھ تنازعہ اس وقت شروع ہوا تھا۔ جب وہ پچھلے سال بورڈ کی اجازت کے بغیر امریکہ کرکٹ کھیلنے کے لئے چلے گئے تھے۔ سری کانت نے گذشتہ سال کے آخر پر پاکستان کے دورے پر آتے وقت ایک اعلان میں کہا تھا کہ وہ انڈر پروٹسٹ دورے پر جا رہے ہیں اور بھارتی بورڈ سے کوئی معاوضہ وصول نہیں کریں گے۔ کرکٹ کے مبصرین کو حیرانی اسی بات پر ہوتی ہے کہ اگر سری کانت کو ہٹانا ہی تھا تو نائب کپتان روی شاستری کو ان کی جگہ کیوں نہیں دی گئی۔

ایک احمدی طالب علم کا اعزاز

محمد اظفر احمد متعلم ایم اے عربی "پارٹ ون" کو گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی سالانہ اتھلیٹکس کے اختتام پر ایک تقریب میں "بیسٹ اتھلیٹ" برائے سال (۹۰-۸۹) قرار دیا گیا ہے اور وہ خصوصی ٹرافی کے حقدار ٹھہرے کالج کی اتھلیٹکس نیو کیمپس کے ساتھ وسیع گراؤنڈ میں ۵ اور ۶، دسمبر دو دن جاری رہیں۔ بتاریخ ۶، دسمبر اختتامی تقریب پر بطور مہمان خصوصی ڈائریکٹر کالجز سرگودھا ڈویژن مکرم شبیر احمد قریشی صاحب جو کالج کے پرنسپل ڈاکٹر مبارک علی صاحب کے

باقی صـــ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۷۲۸۵ :۔ میں نبیلہ بشیر بنت چوہدری بشیر احمد ایڈووکیٹ قوم آرائیں بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۷/۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی انگوٹھی و بالیاں وزنی ۷ ماشہ مالیتی ۱۹۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ نبیلہ بشیر بنت بشیر احمد ایڈووکیٹ گوہدپور ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر۱۔ بشیر احمد ایڈووکیٹ والد موصیہ وصیت نمبر ۱۴۵۴۱۔ گواہ شد نمبر۲۔ بشیر احمد وصیت نمبر ۲۵۰۸۰۔

مسل نمبر ۲۷۲۸۶ :۔ میں مرزا محمد اسماعیل ولد مرزا فضل حق صاحب قوم مغل پیشہ درس تدریس عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لدھڑ کرم سنگھ P.O پکھو کے ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۸/۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان مالیتی ۲۵۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۸۹۲/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ مرزا محمد اسماعیل ولد مرزا فضل حق لدھڑ کرم سنگھ P.O پکھو کے ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد نمبر۱۔ مرزا بشارت احمد برادر موصی۔ گواہ شد نمبر۲۔ حکیم محمد عبداللہ باجوہ وصیت نمبر ۶۲۲۲۔

مسل نمبر ۲۷۲۸۷ :۔ میں سعیدہ اختر زوجہ محمد اسماعیل قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لدھڑ کرم سنگھ P.O پکھو کے ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۸/۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی دس تولہ مالیتی ۳۲،۰۰۰/- روپے (۲) حق مہر ۲۵۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ سعیدہ اختر زوجہ محمد اسماعیل صاحب لدھڑ کرم سنگھ P.O پکھو کے ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر۱۔ مرزا فضل حق سابق صدر لدھڑ کرم سنگھ۔ گواہ شد نمبر۲۔ حکیم محمد عبداللہ باجوہ وصیت نمبر ۶۲۲۲۔

مسل نمبر ۲۷۲۸۸ :۔ میں نجمہ شاہین بنت صوفی منظور احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بلے P.O پھلورہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱۱/۸۸ میں وصیت کرتی رہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ نجمہ شاہین بنت صوفی منظور احمد بلے P.O پھلورہ ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر۱۔ انور طاہر مسل نمبر ۲۷۰۳۰۔ گواہ شد نمبر۲۔ عبدالرزاق ولد میاں اللہ بخش بلے ضلع سیالکوٹ۔

اخبارِ احمدیہ

سانحہ ارتحال

○ محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اسمٰعیل صاحب سابق ڈرائیور صدر انجمن احمدیہ ربوہ مورخہ یکم جنوری ۱۹۹۰ء قضاءِ الٰہی سے وفات پاگئی ہیں۔ آپ موصیہ تھیں۔ اگلے دن بیت المہدی میں بعد از نماز عصر جنازہ پڑھا گیا۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

○ محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ زوجہ حضرت سیّد عبدالستّار شاہ صاحب (رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ) مورخہ ۱۱ جنوری ۱۹۹۰ء بروز جمعرات بقضائے الٰہی وفات پا گئیں نماز جنازہ بیت المہدی میں پڑھی گئی۔ آپ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔

بقیہ :۔ کھیل اور کھلاڑی

دعوت پر تشریف لائے تھے، نے کھلاڑیوں میں انعام تقسیم کئے اور ان کی کارکردگی کو سراہا۔ ان مقابلہ جات میں محمد اظفر احمد نے مندرجہ ذیل پوزیشنیں حاصل کیں :۔

گولہ پھینکنا۔ اوّل — ہیمر تھرو۔ اوّل
۴۰۰ میٹر دوڑ۔ اوّل — دوڑ ۱۰۰ میٹر۔ دوئم
دوڑ ۸۰۰ میٹر۔ سوئم

قبل ازیں عزیزم اظفر احمد۔ ہیلی کالج آف کامرس میں "سیکنڈ بیسٹ اتھلیٹ" برائے سال ۸۶-۱۹۸۵ء اور اسی طرح فروری ۱۹۸۹ء منعقدہ جوبلی اتھلیٹکس دارالحمد (احمدیہ ہوسٹل) لاہور میں "بیسٹ اتھلیٹ" قرار دیئے گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لئے یہ اعزازات مبارک کرے اور احمدی نوجوانوں کو ہر میدان میں ترقیات دیتا چلا جائے۔

تلاش گمشدہ

○ ربوہ سے لالیاں جاتے ہوئے موٹر سائیکل کی کاپی اور (شناختی کارڈ) کہیں گم گئے ہیں جن صاحب کو ملیں مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دے کر ۲۰۰ روپے انعام حاصل کریں۔

اشفاق احمد
اشفاق سائیکل ورکس
کالج روڈ۔ ربوہ

○ ایک عدد کیلکولیٹر دارالصدر شمالی سے ریلوے پھاٹک تک سائیکل پر آتے ہوئے راستے میں کہیں گر گیا ہے۔ جس دوست کو ملے دفتر الفضل میں اطلاع دیں۔

محمد سلیمان

اعلان دارالقضاء

○ مکرم داؤد احمد صاحب محلہ دارالنصر شرقی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد مکرم محمد طفیل صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ آپ کا قطعہ ۱۲/۱۷ دارالیمن وسطی ربوہ درخواست دہندہ کے نام منتقل کیا جائے۔ لہٰذا بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر اعتراض ہو تو ایک ماہ کے اندر اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

انوارِ قرآنی زمین پر محیط ہو جائیں گے

"گزشتہ پیر (یکم اگست ۶۶ء ۔ ناقل) کے دن ظہر کی نماز پڑھا رہا تھا اور تیسری رکعت کے قیام میں تھا تو مجھے ایسا معلوم ہوا کہ کسی غیبی طاقت نے مجھے اپنے تصرّف میں لے لیا ہے اور اس وقت مجھے یہ تفہیم ہوئی کہ جو نور میں نے اُس دن دیکھا تھا وہ قرآن کا نور ہے جو تعلیم القرآن کی سکیم اور عارضی وقف کی سکیم کے ماتحت دنیا میں پھیلایا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مہم میں برکت ڈالے گا اور انوارِ قرآن اسی طرح زمین پر محیط ہو جائیں گے جس طرح اس نور کو زمین پر محیط ہوتے دیکھا ہے۔"

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

بقیہ! مکرم فیض رسول

میں کتب رکھوانا مفید اور مؤثر ہے۔ روبرو آدمی لٹریچر بعض اوقات اور آجکل اکثر اوقات لینا پسند نہیں کرتے۔ لیکن دانشمند۔ علمی شغف رکھنے والے موازنہ مذاہب کے رسیا خاموشی سے لائبریریوں میں جا کر کتب حاصل کر لیتے ہیں اور پھر اس طریق کے اختیار کرنے سے کئی ایک ہدایت پا جاتے ہیں۔ کچھ علم نہیں کب اور کیسے۔ کسی کو ہدایت کی برکت نصیب ہو جاتی ہے۔

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ جو الٰہی مشیت کے مطابق انگلستان تشریف لائے تو حضور سے بھی ان کا ملنا رہا۔ اور بے حد پیار سے ملنا ہوتا۔ اور بہت متاثر۔ حضور کی زیارت سے سونے پر سہاگہ کا کام ہوا۔ حضور سے ان کا ایک قسم کا ذاتی تعلق ہو گیا کہ خاکسار ۱۹۸۳ء میں امریکہ ارشاد کی تعمیل میں آ گیا۔ روانگی سے پہلے آپ نے محبت و پیار سے اپنے خط کے ذریعے الوداع کہا۔ اور تعلق کا سلسلہ جاری رکھا۔

اس درویش صفت بھائی نیکن علمی لحاظ سے عظیم شخصیت نے اپنا ایک خاص اثر ان ہر دو کتابچوں کے پڑھنے والوں پر چھوڑا ہے۔ مالی قربانی میں بھی نمایاں حصہ لیا۔ ان کی آخری وصیت اس کی شاہد ہے۔ آخر اس دنیا میں ہمیشہ کے لئے کون رہا ہے۔ یہ دعا باری تعالیٰ کے حضور رہتی ہے۔ انجام بخیر ہو۔ اس بھائی کا انجام مبارک ہوا۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۶ر جنوری ۱۹۸۷ء کے جمعہ کے خطبہ ثانیہ میں نہایت پیارے انداز میں اپنی ملاقات کا جو ان سے ہوئی کا ذکر کر کے ذاتی تعلق کا بھی تذکرہ فرمایا۔ اور ان کی نماز جنازہ غائب پڑھی اور دعا سے نوازا۔ حضور نے ان کے علمی ذوق اور قبول احمدیت کی داستان پر مشتمل کتابچے کا بھی ذکر فرمایا۔ حضور کے ذکر خیر سے اس عاجز کو بہت راحت اور سکون ملا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے ایسے مخلص بے شمار امامتِ احمدیہ کو نصیب ہوں اور احمدیت کی ایسے فدائی و شیدائی اپنے خلوص اور ایثار اور قربانیوں سے آبیاری کرتے رہیں۔

احباب محتاط رہیں

ایک شخص جو اپنا نام جاوید اقبال ولد محمد حسین بتاتا ہے ان دنوں مختلف جماعتوں میں پھر رہا ہے۔ کبھی اپنے آپ کو چک سکندر کا احمدی ظاہر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں فارغ تھا اس لئے جماعتوں میں احباب سے رابطہ کرنے نکلا ہوں اور کبھی کہتا ہے کہ پولیس میں ملازم ہوں۔

معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص مختلف جماعتوں میں رابطہ پیدا کر کے کوئی فائدہ اٹھانا چاہتا ہے۔ احباب دھوکہ میں نہ آئیں اور محتاط رہیں۔

(ناظر امور عامہ)

کروں گا دُور اس ماہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اِک عالم کو پھیرا

خبریں

ملکی خبریں

○ معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم ۲۰۔ مارچ ۱۹۹۰ء کو اپنے عہدے کے لئے اعتماد کا ووٹ حاصل نہیں کریں گی۔ اگر ایسا کرنے پر اصرار کیا گیا تو صدر مملکت کے عہدے کی میعاد کو بھی چیلنج کیا جائے گا۔ آئین کی ایک شق کی رو سے موجودہ صدر کی میعاد ۲۲ر مارچ ۱۹۹۰ء تک ہے اسکے بعد صدر کو ریٹائر ہو کر دوبارہ انتخاب لڑنا چاہیئے۔ یہ تنازعہ اگر افہام و تفہیم سے حل نہ ہوا تو سپریم کورٹ سے رجوع کئے جانے کا امکان ہے۔

○ صوبہ سرحد میں نیا گورنر مقرر کرنے کا حتمی فیصلہ کر لیا گیا ہے۔

سمندر پار پاکستانیوں کے امور کے وزیر مملکت مخدوم احمد عالم انور کی ۳۰۰۔ ایکڑ اراضی پر پنجاب پولیس کے جوانوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ پنجاب کانسٹیبلری اور ریونیو بورڈ کے اراکین نے قبضہ کی کوئی وجہ نہیں بتائی۔ مخدوم احمد عالم انور کا آئی جے آئی سے تعلق ہے۔ لیکن وہ پیپلز پارٹی کی حمایت کر رہے ہیں

○ انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب چوہدری منظور احمد نے کہا ہے کہ ہماری پولیس تفتیش میں سکاٹ لینڈ یارڈ سے کہیں آگے ہے اور ملزموں کو جلد کیفر کردار تک پہنچانے کی اہلیت رکھتی ہے۔

○ بے نظیر بھٹو نے مرکز اور صوبوں میں کشیدگی کے خاتمے کی ہدایات جاری کر دی ہیں

غیر ملکی خبریں

○ روسی ریاست آذربائیجان کے دارالحکومت باکو میں فسادات شدت اختیار کر گئے ہیں جسکے نتیجے میں بھاری تعداد میں جانی نقصان کی اطلاعیں ملی ہیں۔ تاس کے مطابق فسادات کرنے والوں نے غنڈہ گردی اور لوٹ مار کی۔ گذشتہ دنوں باکو کے آزادی سکوائر میں ایک لاکھ افراد نے جمع ہو کر آرمینیائی باشندوں کے آذربائیجان کے ایک گاؤں پر حملہ کرنے کی مذمت کی۔ اس ریلی کے اختتام پر مشتعل ہجوم باکو کی گلیوں میں پھیل گیا اور گھروں کی کھڑکیاں توڑ ڈالیں۔ پاپولر فرنٹ کے راہنما اور مقامی مسلم علماء نے آذربائیجان ٹیلی ویژن پر شہریوں سے پُرامن رہنے کی اپیل کی ہے۔ ایرانی وزیرِ خارجہ اکبر ولائتی نے کہا ہے کہ سوویت آذربائیجان سے جو مسلمان اپنے رشتہ داروں سے ملنے کیلئے اور مقدس مقامات کی زیارت کیلئے آنا چاہتے ہیں ان کے لئے ضروری انتظامات کر دیئے گئے ہیں انہوں نے تبریز پہنچ کر ان انتظامات کا جائزہ بھی لیا۔

○ لیتھونیہ کی کمیونسٹ پارٹی کے لیڈروں نے صدر گورباچوف سے واضح طور پر کہا ہے کہ ماسکو سے ان کی علیحدگی کے فیصلے کو بدلا نہیں جا سکتا۔ لیتھونیہ کے دورے کے اختتام پر صدر گورباچوف ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرنے والے تھے جو انہوں نے منسوخ کر دی۔ اور نامہ نگاروں سے بات کئے بغیر واپس ماسکو روانہ ہو گئے۔ اس سے قبل مرکزی کمیٹی کی آدھے گھنٹے کی میٹنگ میں جو اسوقت ٹی وی پر نشر کی جا رہی تھی۔ صدر گورباچوف نے آخری مرتبہ بڑے جذباتی انداز میں اپیل کی کہ ماسکو سے رشتہ منقطع نہ کیا جائے لیکن لیتھونیہ کے لیڈروں نے سرد مہری کا مظاہرہ کیا۔

اقوامِ متحدہ میں سوویت یونین کے ایک سابق سفارت کار کو امریکہ کے لئے جاسوسی کرنے کے الزامات کے تحت موت کی سزا دی گئی ہے۔

۱۹۱۱ء میں سب سے پہلے
حب اٹھراء کو متعارف کرانے والا
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
• گوجرانوالہ فون ۷۴۸۴۴ • ربوہ فون ۹۶ء
• قلعہ کالروالہ • ملتان • کراچی

احباب جماعت کو سالِ نو کی مبارکباد
اپنے بچوں کو ربوہ کے مشہور و معروف تعلیمی ادارہ میں تعلیم دلوائیں
نرسری تا پنجم (طلباء و طالبات)
ششم تا دہم۔ (صرف طالبات)
انگلش میڈیم کا بھی انتظام ہے
میٹرک کیلئے سپیشل سائنس کلاسز صبح و شام
کالج کے طلباء و طالبات بھی شام کو ٹیوشن پڑھتے ہیں۔
پرنسپل **مبارکہ اکیڈمی** دار العلوم غربی ربوہ